

سورة الانفال رکوع نمبر: 7

(آیت نمبر 49 تا 58)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَزَّ	خط میں ڈالا	عَذَابُ الْحَرِيقِ	جہنم کا عذاب	لَمْ يَكْ مَغْفِرًا	وہ بدلنے والا نہیں
كَذَّابٍ	جیسے عادت، طریقہ	تَنْفَقْنَ	تم پاؤ	شَرِّدُ	بھگا دو
فَانِذْ	پس پھینک دو				

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

إِذْ	يَقُولُ	الْمُنْفِقُونَ	وَالَّذِينَ	فِي	قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ
جب	کہنے لگے	منافق	اور وہ	میں	دلوں ان کے	بیماری

اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا،

عَزَّ	هَؤُلَاءِ	دِينَهُمْ	وَمَنْ	يَتَوَكَّلْ	عَلَى	اللَّهِ
مغرور کر دیتا	انھیں	دین ان کے لیے	اور جو	بھروسہ کرے	پر	اللہ

کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے،

فَإِنْ	اللَّهُ	عَزَّزْنَا	حَكِيمًا	وَلَوْ	تَرَى	إِذَا
تو بے شک	اللہ	غالب	حکمت والا ہے	اور کاش	دیکھتے تو	جب

تو خدا غالب حکمت والا ہے۔ (49 اور کاش تم اس وقت کی کیفیت) دیکھو جب

يَتَوَفَّى	الَّذِينَ	كَفَرُوا	الْمَلَائِكَةُ	يَضْرِبُونَ	وَجُوهَهُمْ	وَأَذَابًا لَهُمْ
جانیں نکالتے ہیں	ان لوگوں کی جنھوں نے	کفر کیا	فرشتے	مارتے ہیں	ان کے چہروں	اور ان کی پیٹھوں پر

فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں، اور ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے

وَذُوقُوا	عَذَابَ	الْحَرِيقِ	ذَلِكَ	بِمَا	قَدَّمْتُمْ	أَيْدِيَكُمْ
اور چکھو	عذاب	آتش کا	یہ	بدلے اس کے جو	آگے بھیجا	تمھارے ہاتھوں نے

(ہیں اور کہتے ہیں کہ اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو (50 یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔

وَأَنَّ	اللَّهُ	لَيْسَ	بِظَلَامٍ	لِّلْعَبِيدِ	كَذَّابٍ	أَلِ فِرْعَوْنَ
اور یہ کہ	اللہ	نہیں ہے	ظلم کرنے والا	بندوں پر	جیسا حال	فرعون کی

اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (51 جیسا حال فرعون کی)

وَالَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَفَرُوا	بِآيَاتِ	اللَّهِ	فَأَخَذَهُمُ	اللَّهُ
اور ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے تھے	انھوں نے کفر کیا	آیتوں سے	اللہ کی	پس پکڑا ان کو	اللہ نے

اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا کہ) انھوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے انکے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔

يَذْنُوبُهُمْ	اِنَّ	اللّٰهُ	قَوِيٌّ	شَدِيدٌ	الْعِقَابِ (52)	ذَلِكْ
ان کے گناہوں پر	بے شک	اللہ	زبردست	سخت	عذاب دینے والا	یہ

بے شک خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ (52)

يَاۤاَيُّهَا	اللّٰهُ	لَمْ يَكْ	مَغْفِرًا	نِعْمَةً	اَنْعَمَهَا	عَلٰى قَوْمٍ
اس لیے کہ	اللہ	نہیں ہے	بدلنے والا	کوئی نعمت	جو اس نے انعام کی	(کسی) قوم پر

یہ اس لئے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے

حَتّٰى	يَغْفِرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَاَنْ	اللّٰهُ	سَمِيعٌ
جب تک کہ	وہی (نہ) بدل ڈالیں	جو	ان کے دلوں میں	اور یہ کہ	اللہ	سننے والا

جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا۔ اور اس لئے کہ خدا سنتا

غٰلِبِيْنَ (53)	كَذٰبٍ	اَلْۤاِلٰهَ عٰوَنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ
جائنے والا	جیسا حال	آل فرعون	اور وہ لوگ جو	ان سے پہلے تھے	جھٹلایا انھوں نے	آیتوں کو

جانتا ہے۔ (53) جیسا حال فرعونوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا) انھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا

رَبِّهِمْ	فَاَهْلَكَهُمْ	يَذْنُوبُهُمْ	وَاَعْرَفْنَا	اَلْۤاِلٰهَ عٰوَنَ	وَكُلٌّ	كَانُوا
پروردگار اپنے کی	تو ہم نے ہلاک کیا انھیں	بسبب گناہوں کے ان کے	اور ہم نے ڈبودیا	آل فرعون	اور سب	تھے

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونوں کو ڈبودیا۔ اور وہ سب

ظٰلِمِيْنَ (54)	اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَابِّ	عِنْدَ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ظالم	بے شک	بدترین	جانوروں (میں)	نزدیک اللہ کے	وہ لوگ	جو کافر ہیں

ظالم تھے۔ (54) جانوروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں، جو کافر ہیں۔

فَهُمْ لَا	يُؤْمِنُوْنَ (55)	الَّذِيْنَ	غٰهَدَتْ	مِنْهُمْ	ثُمَّ	يَنْفَضُّوْنَ
پس وہ نہیں	ایمان لاتے	وہ لوگ	تم نے عہد باندھا	ان سے	پھر	وہ توڑ دیتے ہیں

سو وہ ایمان نہیں لاتے۔ (55) جن لوگوں سے تم نے (صلح) کا عہد کیا ہے پھر

غٰهَدَهُمْ	فِيْ	كُلِّ	مَرَّةٍ	وَهُمْ	لَا يَتَّقُوْنَ (56)	فَاَمَّا
اپنے عہد	میں	ہر	بار	اور وہ	نہیں ڈرتے	پس اگر

وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ (56) اگر

تَتَفَقَّهْتُمْ	فِي الْحَزْبِ	فَشَرَّ ذٰبِهِمْ	مَنْ	خَلَفَهُمْ	لَعَلَّهُمْ	يَذْكُرُوْنَ (57)
پاؤ تم انھیں	لڑائی میں	تو تم بھگدوان کے سبب	وہ لوگ جو	پیچھے ان کے	تا کہ وہ	عبرت پکڑیں

تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو۔ (57)

وَاَمَّا	تَخَافَنَّ	مِنْ قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانْذَرْتُمْ	اِلَيْهِمْ	عَلٰى
اور اگر	تمہیں خوف ہو	قوم سے	دغا بازی کا	پس پیچیک دو (عہد)	ان کی طرف	پر

اور اگر تم کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انھیں کی طرف پیچیک دو (اور)

سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهُ	لَا يَنْجِبُ	الْخَآئِنِيْنَ (58)		
برابری	بے شک	اللہ	نہیں دوست رکھتا	دغا بازوں کو		

برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا غائبازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (58)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 49

إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرٌ ۚ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ طَوْمَنٌ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے تو خدا غالب حکمت والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارش کا نزول، پرسکون نیند اور فرشتوں کی آمد کی یقین دہانی کے بعد اہل ایمان کا جنگی جوش و جذبہ اور ہمت میں اضافہ ہو گیا۔ وہ بغیر کسی خوف کے اہل مکہ سے مقابلے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ جب منافقوں اور یہودیوں نے یہ دیکھا تو طنزاً کہنے لگے کہ یہ مسلمان اپنے دینی جوش میں دیوانے ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ پتہ نہیں کس دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب کہ ہمیں تو اس جنگ میں ان کی تباہی یقینی نظر آرہی ہے اور سب کچھ دیکھتے بھالتے یہ لوگ اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں۔ کفار کی اس تسخر کے جواب میں اللہ نے اپنے ماننے والوں کی حمایت میں یہ فرمایا کہ جو شخص اللہ پر توکل اور بھروسہ کر لیتا ہے تو یاد رکھو کہ وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے اس کی حکمت کے سامنے سب کی عقل و دانش ناکام رہ جاتی ہے۔

آیت نمبر 50

وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَذْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝

ترجمہ: اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔ ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کفار پر عذاب کی کیفیت کو بیان فرمایا ہے۔ کہا گیا کہ کاش لوگ یہ دیکھیں کہ فرشتے کس بری طرح کافروں کی روح قبض کرتے ہیں وہ اس وقت ان کے چہروں اور کمروں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی بد اعمالیوں کے بدلے میں آگ کا عذاب چکھو۔ بدر میں مشرک جب مسلمانوں کی طرف رخ کر کے حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھتے تھے تو ملائکہ ان کی منہ پر تلواریں مارتے تھے اور جب خوفزدہ ہو کر بھاگتے تھے تو فرشتے ان کی پشتوں پر مارتے تھے۔ کافر چونکہ نافرمان لوگ تھے اس لیے موت کے وقت فرشتے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے۔ ان سے کہتے اب جلنے کا مزہ چکھو۔ یہ تہاری دنیاوی بد اعمالیوں کی سزا ہے۔

آیت نمبر 51

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اٰیٰدِيَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَالَمٍ لِّلْعٰبِدِ ۝

ترجمہ: یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اور یہ (جان رکھو) کہ خدا (بندوں پر) ظلم نہیں کرتا

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں کفار کو مخاطب کیا گیا ہے کہ یہ میدان بدر میں ان کو دیا گیا عذاب ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمانبردار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں، بلکہ وہ تو عادل ہے جو ہر قسم کے ظلم و ستم سے پاک ہے۔ یہ عذاب دنیا و آخرت تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے جو لوگ اللہ کے فرمانبردار ہوتے ہیں اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کرتا ہے۔

آیت نمبر 52

كَذَابِ آلِ فِرْعَوْنَ ۚ لَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ طَغَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ ط إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: جیسا حال فرعونوں اور اس سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی انکا ہوا کہ) انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔ بیشک خدا زبردست (اور) سخت عذاب دینے والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ ان مجرموں پر اللہ تعالیٰ کا یہ عذاب کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ اور دستور یہی ہے کہ وہ گناہگاروں اور حق کے منکروں کو ضرور سزا دیتا ہے۔ فرعون اور اس کے حواریوں کو دریا میں غرق کر دیا گیا اُس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور نشانوں کو جھٹلایا۔ فرعون جو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکا۔ کیونکہ جب اللہ عذاب کا ارادہ فرماتا ہے تو کوئی قوت اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی۔

آیت نمبر 53

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكْ مُغَيِّرًا نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ أَمَامَهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ: یہ اس لئے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا اور اس لئے کہ خدا سمیٹا جانتا ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں قوموں کے عروج و زوال کا اصول بیان کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ ہر دور میں اختیار فرماتا ہے۔ آیت میں واضح فرما دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر انعام فرماتا ہے تو وہ یونہی نہیں فرمادیتا، بلکہ وہ دراصل انکی خاص صفات اور کردار کے بدلے میں ہوتا ہے، اور اسی طرح جب وہ کسی قوم کو اپنے انعام سے محروم کر دیتا ہے تو اس کو یونہی بلا سبب محروم نہیں کر دیتا، بلکہ وہ ان کو اس سے اسی صورت میں محروم کرتا ہے جبکہ وہ لوگ اپنے آپ کو ان خاص صفات اور کردار سے محروم کر لیتے ہیں، جن کی بناء پر ان کو انعام سے نوازا گیا تھا۔ اور وہ اس کے اہل اور مستحق قرار پائے تھے۔ انسان کی ہر بات اللہ کو سنائی دیتی ہے اور اسے ہر کام کی معلومات ہیں۔

آیت نمبر 54

كَذَابِ آلِ فِرْعَوْنَ ۚ لَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ طَغَوْا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝

ترجمہ: جیسا فرعونوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کی جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونوں کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں فرعون اور آل فرعون کی کچھ اور نافرمانیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ مشرکین مکہ کو تنبیہ کی جاسکی۔ فرعونوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا اس پر اللہ نے اُن کے ان گناہوں کے سبب انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں فرعون والوں کو خاص طور پر ہلاک کیا کہ ان غرق کر دیا اور وہ فرعون والے اور پہلے والے سب ظالم تھے۔ یعنی ان کفار مکہ سے پہلے اللہ نے آل فرعون پر اور بہت سی دوسری اقوام پر انعامات کی بارش کی تھی۔ لیکن انہوں نے ان انعامات کی نافرمانی کی۔ ان کی نیتوں میں فتور آ گیا۔ اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے کے بجائے وہ اس کی نافرمانی اور سرکشی پر اتر آئے تھے۔ ظلم و ستم اُن کا شیوہ بن گیا۔ لہذا اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں تباہ و برباد کر ڈالا اور فرعون اور اس کی قوم کو دریا میں ڈبو کر ان کا نام و نشان تک ختم کر دیا گیا۔

آیت نمبر 55

إِنَّ شَرَّ الدَّوَا بِعِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

ترجمہ: جانداروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اُن لوگوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے جو سننے اور بولنے کی قوتوں سے صحیح کام نہیں لیتے۔ ان کا شمار انسانوں میں نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شکلیں اور صورتیں گوانسانوں جیسی ہی ہوں لیکن درحقیقت اُن سے بھی بدتر ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں وہی اللہ کے نزدیک اشرف المخلوقات کہلانے کے حقدار ہیں۔ کافروں کا حال بے شعوری اور جہالت کہ وجہ سے جانوروں سے بھی گرا ہوا تھا اس لئے انہیں شرالدواب کہہ کر پکارا گیا۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ اللہ کے ہاں تمام جانوروں اور انسانوں میں سب سے بدترین شمار کئے جاتے ہیں۔

آیت نمبر 56

الَّذِينَ عٰهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝

ترجمہ: جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

مفہوم:

اس آیت میں ان کفار کا تذکرہ کیا گیا ہے جو ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کے لئے مارا آستین بنے ہوئے تھے۔ ایک طرف مسلمانوں کے ساتھ صلح و آشتی کا دعویٰ کرتے تھے اور دوسری طرف مشرکین مکہ کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔ یہ لوگ مذہباً یہود تھے اور جس طرح مشرکین مکہ میں اسلام کے خلاف سب سے بڑا علمبردار ابو جہل تھا اسی طرح یہود مدینہ میں اس کا علمبردار کعب بن اشرف تھا۔ رسول کریم ﷺ جب ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے، مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اقتدار کو دیکھ کر یہ لوگ مرعوب تو ہوئے مگر دل میں اسلام دشمنی کی آگ ہمیشہ سلگتی رہتی تھی۔ اسلامی ریاست کا تقاضا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو مدینہ میں موجود یہودیوں سے معاہدات کئے جائیں تاکہ وہ مکہ والوں کو مدد نہ پہنچائیں۔ مگر یہ کفار مسلمانوں سے معاہدات کرنے بعد جب بھی موقع ملتا توڑ ڈالتے۔ ان کو اللہ کے عذاب کی شدت معلوم نہیں تھی اس لئے یہ اللہ سے نہیں ڈرتے۔

آیت نمبر 57

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَزَبِ فَشَرِّبْهُمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ

ترجمہ: اگر تم انکو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہوں وہ انکو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ انکو (اس سے) عبرت ہو۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی قوم سے معاہدہ ہو اور پھر وہ اپنی معاہدہ ذمہ داریوں کو پس پشت ڈال کر مخالفانہ انداز میں کسی جنگ میں حصہ لے، تو ہم بھی معاہدے کی اخلاقی ذمہ داریوں سے سبک دوش ہو جائیں گے اور ہمیں حق یہ ہوگا کہ اس سے جنگ کریں۔ اگر یہ دغا باز خدا ر معاہدوں کو اعلانیہ پس پشت ڈال کر ہمارے مقابل میدان جنگ میں آجائیں تو ان کو ایسی سخت سزا دیجئے، جسے دیکھ کر ان کے پیچھے رہنے والے یا ان کے بعد آنے والی نسلیں بھی عبرت حاصل کریں اور عہد شکنی کی کبھی جرات نہ کر سکیں۔

آیت نمبر 58

وَأَمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْهُمُ عَلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِي لَهُ الْفَتْحُ لَا يُحِبُّ الْخِيَانَةَ ۚ

ترجمہ: اور اگر تم کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

مفہوم:

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مدینہ کے مکینوں کے ساتھ ساتھ مدینہ کے آس پڑوس کے قبائل سے بھی امن کے معاہدات کیے تھے۔ یہ غیر مسلم قبائل اپنی عادت کے مطابق وعدہ خلافی سے باز نہ آتے تھے۔ اس آیت کریمہ میں انہیں کے بارے میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ اگر ان میں سے کسی قوم کی طرف سے دغا بازی کا اندیشہ ہو تو حضرت محمد ﷺ پوری طرح احوال معلوم کرو اگر واقعی وہ وعدہ خلافی کے مرتکب ہو چکے ہیں تو ان کو بھی برابری کا جواب دیا جائے گا۔ جو لوگ معاہدہ کر کے اس کو توڑ ڈالتے ہیں وہ خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- غَرَا کا معنی ہے: (الف) دکھا د کرنے والی (ب) متکبر (ج) مغرور کر رکھا ہے (د) غار والے لوگ
- 2- غَرَا کا معنی ہے: (الف) دکھا د کرنے والی (ب) متکبر (ج) خبط میں ڈالا (د) غار والے لوگ
- 3- عَذَابُ الْحَرِيقِ کا معنی ہے: (الف) جلانے والی آگ (ب) دوزخ کی ہوا (ج) جلنے کا عذاب (د) شدید عذاب
- 4- لَمْ يَكْ مَغْفِرًا کا معنی ہے: (الف) بھگادو (ب) جلنے کا عذاب (ج) عبادت (د) وہ بدلے والا نہیں
- 5- كَذَابٍ کا معنی ہے: (الف) بھگادو (ب) پس پھینک دو (ج) جیسے عادت (د) جلنے کا عذاب
- 6- كَذَابٍ کا معنی ہے: (الف) بھگادو (ب) پس پھینک دو (ج) جیسے طریقہ (د) جلنے کا عذاب
- 7- تَنَقَّفُ کا معنی ہے: (الف) تمہاری قوم (ب) تم پاؤ (ج) مشکل وقت (د) بے رحم
- 8- شَرِّذَ کا معنی ہے:

9- (الف) بھگادو (ب) پس پھینک دو (ج) عادت (د) جلنے کا عذاب
فانیذ کا معنی ہے:

(الف) بھگادو (ب) پس پھینک دو (ج) عادت (د) جلنے کا عذاب

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

10- ان لوگوں کو ان کے دین نے کر رکھا ہے:

(الف) بے فائدہ (ب) مغرور (ج) نرم (د) ست

11- فرشتے کفار کو (کوڑے اور تھوڑے مارتے ہوئے) کہتے تھے اب مزہ چکسو۔

(الف) کھانے کا (ب) شکست کا (ج) عذاب آتش کا (د) جنگ کا

12- منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے:

(الف) خوش کر رکھا ہے (ب) مغرور کر رکھا ہے (ج) عزت دے رکھی ہے (د) تباہ کر رکھا ہے

13- جانداروں میں سب سے بدتر لوگ اللہ کے نزدیک ہیں:

(الف) ہندو (ب) مشرکین (ج) منافقین (د) کافر

14- اللہ دوست نہیں رکھتا:

(الف) کافروں کو (ب) دغا بازوں کو (ج) مشرکوں کو (د) بے نمازیوں کو

15- اگر آپ کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو:

(الف) ان کو سخت سزا دیں (ب) ان کا عہد ان کو لوٹا دیں (ج) بخش دیں (د) معاف کر دیں

16- یہ اُن (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے۔۔۔ نے آگے بھیجے ہیں۔

(الف) رشتہ داروں نے (ب) ساتھیوں نے (ج) بھائیوں نے (د) ہاتھوں نے

17- بے شک خدا زبردست ہے اور۔۔۔ دینے والا ہے۔

(الف) سزا (ب) سخت عذاب (ج) انعام (د) نجات

اضافی سوالات

18- فرعون کے وقت کون سے نبی تھے؟

(الف) حضرت آدمؑ (ب) حضرت عیسیٰؑ (ج) حضرت موسیٰؑ (د) حضرت نوحؑ

19- جنگ بدر میں فرشتے کافروں کی جائیں نکالتے تھے اور مارتے تھے:

(الف) ہاتھوں پر (ب) ٹانگوں پر (ج) مونہوں پر (د) مونہوں اور پیٹھوں پر

20- اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود حالت نہیں بدلتے:

(الف) معاشرے کی (ب) دلوں کی (ج) اعمال کی (د) دماغوں کی

21- اللہ تعالیٰ نے فرعون اور آل فرعون کو پکڑ لیا:

- 22۔ (الف) تکبر کی وجہ سے (ب) گناہوں کی وجہ سے (ج) سرکشی کی وجہ سے (د) کوئی بھی نہیں
اللہ تعالیٰ نے کس قوم کو ان کے گناہوں کے سبب پانی میں غرق کر دیا؟
- 23۔ (الف) کفار کو (ب) نمرود کی قوم کو (ج) فرعونوں کو (د) منافقین کو
کفار اگر دغا بازی کریں تو مسلمان:
- 24۔ (الف) برابر کا جواب دیں (ب) معاف کر دیں (ج) جنگ کریں (د) خدا پر چھوڑ دیں
فرعونوں کو ڈبو دینے کی وجہ تھی:
- 25۔ (الف) اُن کی چالیں (ب) اُن کے گناہ (ج) لڑائیاں (د) قتل و غارت
ولو تری کا معنی ہے۔
- 26۔ (الف) ظالم لوگ (ب) اور کاش تم دیکھو (ج) اور کاش تم سنتے (د) بدترین لوگ
اَغْرَفْنَا کا معنی ہے۔
- (الف) ہم نے معاف کر دیا (ب) ہم نے ڈبو دیا (ج) اخلاق (د) کفر کرنے والے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ج	2	ج	3	ج	4	د	5	ج	6	ج	7	ب	8	الف	9	ب	10	ب
11	ج	12	ب	13	د	14	ب	15	ب	16	د	17	ب	18	ج	19	د	20	ب
21	ب	22	ج	23	الف	24	ب	25	ب	26	ب								

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

- س1۔ مسلمانوں کی جہاد کے لیے تیاریاں دیکھ کر منافقین نے کیا تبصرہ کیا؟
ج۔ منافقین کا تبصرہ
- مسلمانوں کی جہاد کے لیے تیاریاں اور شوق شہادت دیکھ کر منافقین کہنے لگے کہ
”ان مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے۔“
- س2۔ کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا ہدایات دی ہیں؟
ج۔ نبی ﷺ کو ہدایات
- کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو درج ذیل ہدایات دی ہیں:
- ”جن لوگوں سے تم نے (صلح) کا عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ اگر تم نے ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ انکے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو۔ اور اگر تم کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہی کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔“

س 3- سورة الانفال میں فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کیے گئے ہیں؟

ج- فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب

سورة الانفال میں فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے مندرجہ ذیل اسباب بیان کیے گئے ہیں۔

۱- اُنھوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا۔

۲- فرعون اور آل فرعون نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔

۳- اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔

۴- یہ ظالم لوگ تھے۔

س 4- وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ يَقُوۡفِي الدّٰۤیۡنِ كَفَرُوۡا الْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمْ وَاَذۡبَاۡهُمْ وَذُوۡقُوا عَذَابَ الْحَرِیۡقِ [50:8] ذٰلِكَ بِمَاۤ قَدَّمْتۡ اَیۡدِیۡكُمۡ

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیۡسَ بِظَٰلَمٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ کا مفہوم تحریر کریں۔

ج- ترجمہ: ”اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔ ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور تھوڑے

وغیرہ) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اور یہ (جان رکھو) کہ

خدا (بندوں پر) ظلم نہیں کرتا۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کفار پر عذاب کی کیفیت کو بیان فرمایا ہے۔ کہا گیا کہ کاش لوگ یہ دیکھیں کہ فرشتے کس بری طرح کافروں کی روح قبض

کرتے ہیں وہ اس وقت اُن کے چہروں اور کمرؤں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی بد اعمالیوں کے بدلے میں آگ کا عذاب چکھو۔ بدر میں مشرک جب

مسلمانوں کی طرف رُخ کر کے حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھتے تھے تو ملائکہ ان کی منہ پر تلواریں مارتے تھے اور جب خوفزدہ ہو کر بھاگتے تھے تو فرشتے اُن کی

پشتوں پر مارتے تھے۔ کافر چونکہ نافرمان لوگ تھے اس لیے موت کے وقت فرشتے اُن کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور تھوڑے وغیرہ) مارتے۔ اُن

سے کہتے اب جلنے کا مزہ چکھو۔ میدان بدر میں کفار کو دیا گیا عذاب اُن کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمانبردار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں، بلکہ وہ تو

عادل ہے جو ہر قسم کے ظلم و ستم سے پاک ہے۔ یہ عذاب دنیا و آخرت تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے جو لوگ اللہ کے فرمانبردار ہوتے ہیں اللہ اُن پر عذاب

نازل نہیں کرتا ہے۔

اضافی سوالات

س5۔ ”فَانْزِلْ“ کا معنی اور مفہوم تحریر کریں؟

ج۔ ”فَانْزِلْ“ کا معنی اور مفہوم

”فَانْزِلْ“ کا معنی ہے ”پس پھینک دو“

یہ لفظ اس آیت مبارکہ سے لیا گیا ہے جس کا ترجمہ ہے ”اور اگر تم کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہی کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔“ ”فَانْزِلْ“ یعنی تم بھی ان کا معاہدہ ان پر دے مارو، پھینک دو۔ اگر کسی قوم کی طرف سے معاہدہ توڑنے کا اندیشہ ہو تو تم اس پر یکبارگی حملہ کرنے کی بجائے انہیں معاہدہ ختم کرنے کی اطلاع دے دو۔

س6۔ ”وَاعْرِضْ آلَ فِرْعَوْنَ“ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ”وَاعْرِضْ آلَ فِرْعَوْنَ“ سے مراد

”وَاعْرِضْ آلَ فِرْعَوْنَ“ سے مراد ”فرعونوں کو ڈیو دیا“ فرعون اور اس کے پیروکار بڑے ظالم لوگ تھے انہوں نے اپنے وقت کے نبی حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا یا اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا، اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور یہ ظالم لوگ تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے جرائم کی پاداش میں انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔

س7۔ سورۃ الانفال میں کس قوم پر عذاب الہی کا ذکر آیا ہے؟

ج۔ عذاب الہی کا ذکر

سورۃ الانفال میں فرعون اور آل فرعون پر عذاب کا ذکر آیا ہے جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے باعث ڈبو کر ہلاک کر دیا۔

س8۔ فرشتوں کے ذریعے کفار کو کس طرح عذاب دیا گیا؟

ج۔ کفار کو عذاب

کفار نے اللہ کی مخالفت کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سخت سزا دی جائے۔ ارشاد ہوا:

اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔ ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔

س 9۔ فرعونوں کو عذاب دینے کی وجوہات بیان کریں۔

ج۔ فرعونوں کو عذاب دینے کی وجوہات

سورة الانفال میں فرعونوں کو عذاب دینے کی درج ذیل وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ انھوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا۔

۲۔ فرعون اور آل فرعون نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔

۳۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔

۴۔ یہ ظالم لوگ تھے۔

س 10۔ اللہ کے انعامات کا سلسلہ کب تک جاری رہتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا سلسلہ

سورة الانفال کے مطابق اللہ تعالیٰ کے انعامات اُس کے بندے پر اُس وقت تک جاری رہتے ہیں جب تک وہ خود اُن میں رُکاوٹ کا باعث نہ

بنیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ اس لئے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا“

س 11۔ کفار معاہدہ کرنے کے بعد ہر بار کیا کرتے تھے؟

ج۔ کفار کا معاہدہ

کفار جب بھی صلح کے معاہدے کرتے تھے توڑ دیتے تھے۔ سورة الانفال میں اللہ نے اس بارے میں یوں ارشاد فرمایا:

”جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔“

س 12۔ معاہدہ توڑنے کی صورت میں کفار کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ معاہدہ توڑنے والے کفار سے سلوک

وہ کافر جو مسلمانوں سے کئے گئے معاہدات بار بار توڑ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورة الانفال میں اُن کے بارے میں فرمایا:

”اگر تم انکو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی ہزادو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہوں وہ انکو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ انکو (اس سے) عبرت ہو۔“

س 13۔ حجاز اور فانیذہ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

حجاز: حمایتی، معاون، پڑوسی، رفیق

فانیذہ: پس چھینک دو

س 14۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجِبُ الْحَا [] نَبین کا ترجمہ لکھیں۔

(گوجرانوالہ: 2015)

ج۔ ترجمہ

”کچھ شک نہیں کہ خدا غائبازون کو دوست نہیں رکھتا“

س 15۔ تَنفَقْنَ اور کذاب کے معانی لکھیں۔

(گوجرانوالہ: 2015)

ج۔ الفاظ کے معانی

کذاب: جیسے عادت، جیسے طریقہ

تَنفَقْنَ: تم پاء